11681 ـ كيا بيوى سے طويل عرصه تك دور رہنا طلاق شمار ہوتا ہے

سوال

ميں ايك ہندوستانى شخص كى دوسرى بيوى ہوں اور كچھ عرصه قبل ہى مسلمان ہوئى ہوں ميرے تين بيٹے بھى ہيں سوال يه ہے كه:
ميرے خاوند كى پہلى بيوى انڈيا ميں ہے اور تقريبا ايك سال دو ماه سے ميرا خاوند اسے اس كا حصه نہيں دے رہا، اور اب وہ تنگ ہو چكى ہے، مجھے يه علم ہوا ہے كه جو خاوند اپنى بيوى سے چار ماه تك دور رہے ت واسے خود بخود ہى طلاق ہو جاتى ہے، كيا يه بات صحيح ہے ؟
ميرا خاوند اپنى بيٹيوں كى بنا پر اس عورت سے شادى ركھنا چاہتا ہے، ميرا خيال ہے كه اس كا يه عمل غلط ہے كه وہ اس سے صرف رابطه ركھے اور ميرے خيال كے مطابق اس بيوى كو يه علم نہيں كه وہ امريكا ميں رہنے كى پلاننگ كر رہا ہے اور تھوڑى دير كے ليے انڈيا جايا كريگا.

پسنديده جواب

الحمد لله.

جب خاوند نے بيوى كو طلاق نہيں دى، اور بيوى نے طلاق طلب كرنے كے ليے عدالت سے رجوع نہيں كيا، اور طلاق نہيں ہوئى تو اس كى بيوى كو خود بخود طلاق نہيں ہوگى.

شيخ ابن باز رحمه الله سے درج ذيل سوال كيا گيا:

عورت كب مطلقه شمار كى جائيگى ؟

تو شيخ رحمه الله كا جواب تھا:

" عورت مطلقه اس وقت شمار كى جائيگى جب خاوند اسے طلاق دےگا، اور طلاق بھى عقل كى حالت ميں ہو، اور اختيار ركھتا ہو، اور طلاق كے موانع ميں سے كوئى مانع نه پايا جائے مثلا پاگل پن اور مجنون ہونا، اور نشه ميں ہونا.

اور پھر عورت كو جب طلاق دى گئى ہو تو وہ پاك صاف ہو يعنى طہر كى حالت ميں ہو اور اس طہر ميں بيوى سے جماع نه كيا گيا ہو، يا پھر وہ حامله ہو، يا حيض سے نااميد ہو چكى ہو " اھـ

دیكھیں: فتاوى الطلاق (1 / 35).

اس خاوند كے لیے حرام ہے كہ وہ اپنی پہلی بیوی كو چھوڑے ركھے، اور اس كے ساتھ عدل و انصاف نہ كرے، اور اگر ایسا كرتا ہے تو وہ درج ذیل حدیث میں وارد وعید كا شكار ہو رہا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالى عنہ بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلى اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس كی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے كسی ایك كی طرف مائل ہو اور ایك كو دوسری پر ترجیح دیتا ہو تو روز قیامت آئیگا اور اس كی ایك طرف گری ہوئی ہو گی "

سنن ابن ماجہ كتاب النكاح حدیث نمبر (1959) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1603) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اگر پہلی بیوی اس سے ضرر میں ہے تو اسے حق حاصل ہے كہ وہ اپنا معاملہ عدالت میں اٹھائے، تا كہ اس كے خاوند كو یا تو طلاق لازم كی جائے یا پھر نكاح فسخ كیا جائے.

كیونكہ علماء كرام بیوی كو ضرر اور نقصان دینے كے لیے بیغیر كسی قسم كے وطئ نہ كرنے والے شخص كو ایلاء كرنے والا شمار كرتے ہیں، اور اس حالت میں اگر وہ اپنی بیوی كے پاس واپس نہیں جاتا، اور طلاق دینے سے بھی انكار كرتا ہے تو قاضی اور حاكم اس پر فسخ نكاح كا حكم لگائیگا، یا پھر خود نكاح فسخ كر دیگا "

واللہ اعلم.

دیكھیں: اللخص الفقھی للفوزان (2 / 321).

مزید آپ سوال نمبر (9021) كے جواب كا مطالعہ ضرور كریں.

واللہ اعلم .